سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

سوموار،22۔جولائی 2024

(یوم الاثنین،15 محرم الحرام1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: بارھواں اجلاس

جلد12: شمارہ1

1183

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2024/77. Dated: July 20, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on (**Monday) July 22, 2024 at 03:00 pm** in the Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the
July 20, 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
SPEAKER

1185

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار 22۔جولائی 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔امن عامہ پر عام بحث

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ امن عامہ کی صورتحال پر عام بحث کی جائے۔

2۔ قیمتوں میں اضافے پر عام بحث

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قیمتوں میں اضافے پر عام بحث کی جائے۔

1187

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	ملک محمد احمد خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	ملک ظہیر اقبال چنڑ
وزیر اعلیٰ	:	محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1۔	جناب سعید اکبر خان، ایم پی اے	:	پی پی۔93
2۔	جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے	:	پی پی۔145
3۔	سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے	:	پی پی۔213
4۔	جناب خرم خان وِرک، ایم پی اے	:	پی پی۔48

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی جنگلات،
جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ: وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15۔اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2۔مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات و تعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 4۔جولائی 2024 کے تحت جناب فیصل ایوب کھوکھر (وزیر کھیل) کو (محنت و انسانی وسائل) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 5۔جولائی 2024 کے تحت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری (وزیر اطلاعات) کو (ثقافت) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

1188

4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10۔	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل، محنت و انسانی وسائل
14۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17۔	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

1189

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا بارہواں اجلاس

سوموار،22۔جولائی 2024

(یوم الاثنین،15 محرم الحرام1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4 بج کر41منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (153)
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ
(154) وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ
وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ(155) الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلہِ
وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (156)

سورۃ البقرہ (آیات نمبر153تا156)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(153)اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ نہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن تم کو شعور نہیں(154)اور ہم کس قدر خوف، بھوک،مال، جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دو(155) کہ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں(156)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ، جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامان شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکار میری بات بنائے رکھنا
ذرہ خاک کو خورشید بنانے والے
خاک ہوں میں مجھے قدموں سے لگائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکار نبھائے رکھنا
جب سوا نیزے پے خورشید قیامت آئے
اپنی زلفوں کے گناہگار پے سائے رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرپرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے۔

1۔	**جناب سعید اکبر خان، ایم پی اے** :	**پی پی۔93**
2۔	**جناب سمیع اللہ خان، ایم پی اے** :	**پی پی۔145**
3۔	**سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے** :	**پی پی۔213**
4۔	**جناب خرم خان ورک، ایم پی اے** :	**پی پی۔48**

شکریہ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شازیہ رضوان کا ہے۔ محترمہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں محترمہ کے ایماء پر یہ سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 478 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ایکس ایل لوڈز کے لئے ویٹ مشینری لگانے سے متعلق تفصیلات

***478: محترمہ شازیہ رضوان:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت X.L لوڈز کے لئے ویٹ مشینری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کن کن شاہرات کو ان مقاصد کے لئے منتخب کیا گیا ہے؟

(ب) کیا راولپنڈی میں اس مقصد کے لئے کوئی شاہراہ منتخب کی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اگر جواب اثبات میں ہے تو کون کون سی شاہراہ کو منتخب کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت آنے والے بجٹ 25-2024 میں X.L ویٹ والی بڑی گاڑیوں کے حوالے سے اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سڑکوں کی تباہی کا بڑا سبب یہی بڑی گاڑیاں ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان):

(الف) جی ہاں! حکومتی فیصلے کے مطابق X.L لوڈ جانچنے کے لئے ویٹ مشینری (کانٹا) لگانے کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو تفویض کیا گیا ہے اٹک، چکوال، چنیوٹ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور سرگودھا میں ویٹ سٹیشنز کی بلڈنگ کی تعمیر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کی جاچکی ہے اور ان سٹیشنز پر مشینری کی تنصیب کی سکیم بھی محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے منظوری کے لئے تیار کرلی ہے اس کے علاوہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو 43 شاہرات پر کانٹے لگانے اور فعال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور یہ سکیم منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ب) فی الوقت محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے راولپنڈی سے کوئی شاہراہ منتخب نہیں کی ہے اس سکیم کے اگلے مرحلے میں راولپنڈی کی شاہرات بھی X.L لوڈ کے لئے شامل کرلی جائیں گی۔

(ج) اس امر سے کوئی انکار نہیں کہ سڑکوں کی تباہی میں بھاری گاڑیوں کا بڑا حصہ ہے اوورلوڈنگ روکنے کے لئے ویٹ سٹیشن لگانا بھی گورنمنٹ کا نقطہ آغاز ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ دائرہ کار صوبے کے ہر حصے اور ہر کونے میں پھیلایا جارہا ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ نے صوبائی محکموں (انڈسٹریز، پی آئی ٹی بی اور پنجاب ہائی وے پولیس) کے ساتھ مل کر X.L لوڈ کا ایک جدید نظام نافذ کیا ہے اس نظام کے تحت محکمہ انڈسٹریز نے پورے صوبے میں اب تک 2,338 کانٹے رجسٹر کر لئے ہیں اور 27۔جون 2023 سے 20۔مئی 2024 تک انفورسمنٹ ایجنسیز نے 915,547 گاڑیوں کے اوورلوڈنگ سے متعلقہ چالان کئے ہیں۔ مزید یہ کہ 466 ملین روپے کے جرمانے کئے گئے ہیں۔ محکمہ انڈسٹریز نے قانون میں ضروری ترامیم کروائی ہیں جس کے تحت کوئی بھی پرائیویٹ کانٹا قانونی طور پر اب محکمہ ہذا کے ساتھ رجسٹریشن کے بغیر کام نہیں کر سکتا۔ آرٹی ایز اور محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ کا انفورسمنٹ سٹاف سیمنٹ فیکٹریوں، کھاد کے کارخانے، بجری، تعمیراتی سامان وغیرہ کی خصوصی نگرانی کرتے ہیں اور ان کارخانوں کے مالکان اور مینجمنٹ کے ساتھ بذریعہ ڈی سی صاحبان/چیئرمین RTA رابطے میں رہتے ہیں۔

ٹرانسپورٹرز حضرات کی آگاہی کے لئے محکمہ انڈسٹریز نے ہر انڈسٹریل اسٹیٹ کے داخلی راستے پر مال بردار گاڑیوں پر X.L لوڈ سے متعلقہ حدود کے سائن بورڈ نصب کئے ہیں (Annex-A) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اخبارات میں بھی اس حوالے سے اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ اس امر سے کوئی انکار نہیں ہے کہ اوورلوڈنگ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ کسی ایک فرد یا ادارے کے ذریعے حل نہیں کیا جا سکتا اور اس کے لئے ہر شہری اور کاروباری فرد کو اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت X.L لوڈز کے لئے ویٹ مشینری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کن کن شاہرات کو ان مقاصد کے لئے منتخب کیا گیا ہے؟ اس کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ جی ہاں! حکومتی فیصلے کے مطابق X.L لوڈ جانچنے کے لئے ویٹ مشینری (کانٹا) لگانے کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو تفویض کیا گیا ہے اٹک، چکوال، چنیوٹ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور سرگودھا میں ویٹ سٹیشنز کی

بلڈنگ کی تعمیر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کی جاچکی ہے۔میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ شہر جن کے نام جواب میں دیئے گئے ہیں ان کا انتخاب پنجاب کے درجنوں شہروں میں سے کس معیار پر کیا گیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ(جناب بلال اکبر خان): جناب سپیکر!معزز رکن درست فرما رہے ہیں کہ حکومتی فیصلے کے مطابق X.L لوڈ جانچنے کے لئے ویٹ مشینری (کانٹا) لگانے کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو تفویض کیا گیا ہے اور جن شہروں میں ویٹ مشینری (کانٹا) لگایا جائے گا ان میں اٹک، چکوال، چنیوٹ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، مظفر گڑھ، رحیم یار خان اور سرگودھا شامل ہیں۔ ہمارے پاس جو پُرانی سڑکیں ہیں ان کے اُوپر یہ infrastructure موجود نہیں ہے۔ان سڑکوں کے لئے X.L Load Management کا منصوبہ بنایا گیا۔جب ہم نے یہ منصوبہ بنایا تو اس کو وفاقی حکومت نے take on کر لیا اور اب پورے پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک ہی طرح کی X.L Load جانچنے کے لئے مشینری لگائی جائے گی۔اسی طرح جو نئی سڑکیں بن رہی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ ٹوٹ پُھوٹ کا شکار نہ ہوں اس لئے ان سڑکوں کو پہلے ہی اس منصوبے میں شامل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 43 مزید شاہرات پر ان شاءاللہ تعالیٰ اسی سال X.L Load مشینری (کانٹے) لگانے اور انہیں فعال کرنے کا منصوبہ ہے یعنی جتنی نئی سڑکیں بنتی جائیں گی ان کے اُوپر X.L Load Management کا system install ہوتا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میرے سوال کا جواب تو ابھی تک نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب!یہ بڑا comprehensive جواب دیا گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!میں نے پوچھا ہے کہ کس معیار پر X.L load مشینری لگانے کے لئے یہ شہر منتخب کئے گئے ہیں اور باقی شہر چھوڑے گئے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے یہی بتایا ہے کہ جو نئی سڑکیں بن رہی ہیں ان پر یہ کانٹا جات لگائے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو سڑکیں پہلے سے موجود ہیں کیا ان پر یہ کانٹے نہیں لگائے جائیں گے؟

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! یہ تو پھر fresh question بنتا ہے۔ آپ اس سے آگے چلیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں سوال دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ کیا حکومت X.L لوڈز کے لئے ویٹ مشینری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کن کن شاہرات کو ان مقاصد کے لئے منتخب کیا گیا ہے؟ انہوں نے اپنے جواب میں 43 شاہرات کا ذکر کیا ہے تو منسٹر صاحب مجھے ان شاہرات کے نام بتا دیں کہ وہ کون کون سی ہیں؟

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! ان شاہرات کی فہرست آپ کو مل جائے گی۔ منسٹر صاحب! آپ معزز رکن کو ان شاہرات کی فہرست مہیا کر دیجئے گا۔ امجد علی جاوید صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک ارشد صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی شاہرات کا اس کی وجہ سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ وفاقی حکومت نے X.L Load پر پابندی لگائی ہے۔ یہ بہت اچھی پابندی ہے اور میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔ اب یہ پابندی federal level پر تو ہے لیکن صوبہ پنجاب اس پر عملدرآمد نہیں کروا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ precisely ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں precisely سوال پوچھوں گا لیکن تھوڑا سا اس کا context بتانا چاہ رہا ہوں۔ لوگ NHA کی سڑک کو استعمال کرنے سے پہلے پنجاب کی شاہراہ کو use کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے صوبہ پنجاب کی سڑکوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اپنے محکمہ کو ایک حکم جاری کریں کہ جو گاڑیاں NHA کی سڑکوں سے اُتر کر پنجاب کی سڑکیں استعمال کرتی ہیں اور اپنی منزل پر پہنچتی ہیں وہ زیادہ تر heavy load vehicles ہوتی ہیں۔ ان گاڑیوں کے لئے منسٹر صاحب یہ ایک direction دے دیں اور اس پر عملدرآمد کروائیں۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ اس پر within one week عمل ہو سکتا ہے۔ اس کے

لئے کوئی کانٹا لگانے اور نہ ہی کوئی پیسے خرچ کرنے کی ضرورت ہے بلکہ منسٹر صاحب اس علاقے کی ناکہ بندی کر دیں کہ اس علاقے کی سڑکوں پر heavy load vehicles نہیں آئیں گی۔

جناب سپیکر: ملک ارشد صاحب! تشریف رکھیں۔ میرے نزدیک اس میں کوئی ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ یہ معزز رکن کی ایک suggestion ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس پر عملدرآمد کر کے دیکھ لیں۔ اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب حسن علی کا ہے۔ کیا حسن علی صاحب تشریف رکھتے ہیں؟ جناب حسن علی موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 483 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں محترمہ کے ایماء پر یہ سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 519 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پبلک ٹرانسپورٹ میں بسوں اور ویگنوں کے روٹ پرمٹ اور فٹنس سرٹیفکیٹ سے متعلق تفصیلات

***519: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو اپنی گاڑیوں کا سالانہ یا ششماہی فٹنس سرٹیفکیٹ لینا ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہروں میں بسوں اور ویگنوں کو روٹ پرمٹ جاری کرتے وقت سڑکوں کی چوڑائی کو مدنظر رکھا جاتا ہے نیز لاہور میں چلنے والی بسوں کے مکمل روٹ اور سٹاپ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں استعمال ہونے والی بسوں، منی بسوں اور ویگنوں کو ایک خاص مدت کے بعد بطور پبلک ٹرانسپورٹ استعمال سے روک دیا جاتا ہے،

اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنی مدت کے بعد روکا جاتا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان):

(الف) جی ہاں! پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ نے سویڈش کمپنی (OPUS) کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جس کے تحت وکس سٹیشنز جو جدید سہولیات سے آراستہ ہیں گاڑیوں کے کمپیوٹرائزڈ ٹیسٹ کرنے کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ بسوں اور ویگنوں کے روٹس کی کلاسیفکیشن کرتے وقت (روٹ پرمٹ جاری کرنے کے لئے) موٹر وہیکلز رولز 1969 کے سب رول 57-A کے تحت (Density of Traffic and Road Condition) ٹریفک لوڈ اور روڈ کنڈیشن و دیگر امور کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

پنجاب اینڈ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے تحت لاہور میں چلنے والی سپیڈو بسوں کے روٹ اور سٹاپ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ، حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 میں ترمیم کر کے گاڑیوں کے روٹ کو سڑک پر چلنے کی مدت کے حوالے سے A,B,C اور M کیٹیگریز میں تقسیم کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i)(A) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 15 سال تک ہو۔

(ii) (B) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 20 سال تک ہو۔

(iii) (C) کیٹیگری روٹ: اگر Stage Carriage کی مدت 25 سال تک ہو۔

(iv) (M) کیٹیگری روٹ: صرف موٹروے کے لئے اس کی مدت 10 سال تک ہے۔

تاہم مفاد عامہ اور تیکنیکی وجوہات کی بناء پر محکمہ ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ، حکومت پنجاب نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے۔ لہٰذا ہر قسم کی گاڑیاں فٹنس کی بنیاد پر چلانے کی اجازت ہے۔

(نوٹیفکیشنز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو اپنی گاڑیوں کا سالانہ یا ششماہی فٹنس سرٹیفکیٹ لینا ہوتا ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جی ہاں۔ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کے لئے موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔

جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) کے آخر میں کہا گیا ہے کہ "تاہم مفاد عامہ اور تیکنیکی وجوہات کی بناء پر محکمہ ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ، حکومت پنجاب نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مندرجہ بالا تمام کیٹیگریز کو ان کی مدت سے مستثنیٰ قرار دیا ہوا ہے"۔ اس استثنیٰ کی وجہ سے سردیوں میں pollution بہت زیادہ ہو جاتی ہے تو کیا یہ استثنیٰ جاری رہے گا اور صورتحال اسی طرح رہے گی یا محکمہ اس بارے میں کچھ سوچ وبچار کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز رکن گاڑیوں کے fitness certificate کی exemption کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ کیا یہ exemption continue رہے گی یا نہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ وماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان): جناب سپیکر! fitness certificate کا مطلب ہے کہ اگر گاڑی نے سڑک پر چلنا ہے تو اسے ہر چھ مہینے بعد fitness certificate لینا ہو گا اور اپنی فٹنس کروا کر محکمہ کو دینی پڑے گی اور اس کے بعد ہی وہ گاڑی سڑک پر آسکتی ہے۔ معزز رکن جز(ج) کے حوالے سے ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے موٹر وہیکلز رولز 1969 میں ترمیم کر کے گاڑیوں کو categorized کر دیا تھا۔ پہلے کیٹیگریز A,B اور C ہوتی تھیں اور اب اس میں ترمیم کر کے category-M بھی شامل کر دی گئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج کل زرمبادلہ کی کمی ہے اور ہمارے پاس import کرنے کی capacity نہیں ہے۔ ایک سوچ یہ تھی کہ ساتھ ساتھ گاڑیاں replace ہونی چاہئیں اور اس کی وجہ سے کیٹیگریز بھی آہستہ آہستہ بڑھتی گئیں۔ پہلے کیٹیگریز A, B and C تھیں اور اب کیٹیگری۔M بھی شامل کر لی گئی ہے یعنی موٹروے کی الگ کیٹیگری آگئی ہے۔ 13۔جون 2013 کو ایک notification جاری کیا گیا تھا جس کے تحت category-M کی

گاڑی 10 سال کے بعد دوبارہ سڑک پر نہیں آسکتی تھی اور ہم نے ان کو دوبارہ allow کیا ہے کہ وہ گاڑی سڑک پر چل سکتی ہے لیکن شرط یہ لگائی گئی ہے کہ وہ فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرے گی۔ ہم نے 10 سال یا 15 سال کی limitation ختم کی ہے کیونکہ پاکستان کے معاشی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہم فوری طور پر نئی گاڑیاں اتنی زیادہ تعداد میں import کر سکیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت ہر چھ ماہ بعد فٹنس سرٹیفکیٹ لینا لازمی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ نے سویڈش کمپنی (OPUS) کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جس کے تحت Vicks سٹیشنز جو جدید سہولیات سے آراستہ ہیں گاڑیوں کے کمپیوٹرائزڈ ٹیسٹ کرنے کے بعد فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس کمپنی کو یہ ٹھیکہ دیا ہوا ہے وہ کتنے پیسے چارج کرتے ہیں، اس کی شرائط کیا ہیں، کیا یہ پیسے گاڑی کا مالک pay کرتا ہے یا حکومت pay کرتی ہے؟

جناب سپیکر: Amjad Ali Javed sahib! This amounts to a fresh question. آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک ارشد صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے علم میں ہے کہ الحمدللہ میں خود بھی ٹرانسپورٹر ہوں اور میں اس تکلیف کو سمجھتا ہوں جس کی وجہ سے یہ سوال دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔ آپ تقریر کر رہے ہیں۔ آپ precisely question کریں۔ Otherwise I will over rule it.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ OPUS ایک Swedish کمپنی ہے۔ اسی طرح Vicks ایک کمپنی ہے جس کو انہوں نے ٹھیکہ دیا ہوا ہے۔ اب پنجاب میں یہ ہو رہا ہے کہ Vicks پورے اضلاع میں نہیں ہے۔ Vicks گورنمنٹ کا بہت اچھا initiative ہے اور OPUS بھی بہت اچھا سسٹم ہے لیکن ہو یہ رہا ہے کہ ساہیوال میں Vicks ہے، اوکاڑہ میں نہیں ہے تو لوگ MV's کے گھروں میں جا کر stamps لگوا لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پورے پنجاب کے لئے ایک اصول بنایا جائے لیکن یہاں پر دو اصول ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ایک منٹ کے لئے رُک جائیں۔ وزیر موصوف! آپ پورے پنجاب کے لئے weight measurement کا کوئی یکساں نظام دینا چاہتے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان): جناب سپیکر! ملک صاحب گاڑیوں کی fitness کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ ایک سسٹم Vicks کا چل رہا ہے اور ایک سسٹم OPUS کا چل رہا ہے ہم نے دونوں کو same categorization دی ہوئی ہے لیکن معزز رکن نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے لیکن اس کے اندر ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پچھلے پانچ سال میں جو development ہونی تھی وہ نہیں ہو سکی۔ ہم نے انہیں پابند کیا ہے کہ جن اضلاع میں وہ نہیں ہیں وہاں Vicks کھُلے گی اُس کے علاوہ جب محکمہ قانون laws کو clear کر دے گا تو ہم اس کے اندر amendments بھی لے کر آرہے ہیں ہم پرائیویٹ ورکشاپس کو بھی category کے اندر لا کر allow کر دیں گے تاکہ ہمارے ٹرانسپورٹرز اس مسئلے کا سامنا کرتے ہیں اس کو ہم حل کر سکیں۔ شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوال کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

گوجرانوالہ: شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ سروس سے متعلق تفصیلات

***483: جناب حسن علی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ پنجاب کا پانچواں بڑا شہر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے اندر محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب کی کوئی پبلک ٹرانسپورٹ سروس میسر نہ ہے اگر جواب ہاں تو کیوں نہیں؟

(ج) کیا حکومت گوجرانوالہ شہر کے اندر سٹی ٹورز سروس یا ماس ٹرانزٹ کی طرز پر ٹرانسپورٹ سروس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ (جناب بلال اکبر خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ پنجاب کا پانچواں بڑا شہر ہے۔

(ب) پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کا دائرہ اختیار لاہور اور گردونواح تک محیط تھا، دسمبر 2022 میں صوبہ پنجاب کی حد تک دائرہ اختیار کی منظوری ہونے کے ساتھ ہی ادارہ نے مرحلہ وار صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کے حوالہ سے فیزیبلٹی سٹڈیز کا آغاز کیا پہلے مرحلہ کے بعد دوسرے مرحلہ میں پنجاب کے دیگر اضلاع کے ساتھ ساتھ گوجرانوالہ میں بھی فیزیبلٹی سٹڈی کروانے کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے اور جلد ہی اسے مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! حکومت پنجاب اس سلسلہ میں عملی اقدامات اُٹھا رہی ہے اور فیزیبلٹی سٹڈی کی روشنی میں گوجرانوالہ میں عملی اقدامات کا آغاز کیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین!

لاہور، تھانہ سرور روڈ کے علاقے میں اینکر پرسن محترمہ عائشہ جہانزیب پر ان کے خاوند کا تشدد

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 8۔جولائی 2024 کو ٹی وی چینل نے رپورٹ کیا کہ لاہور تھانہ سرور روڈ کے علاقے میں معروف اینکر پرسن محترمہ عائشہ جہانزیب کو گھریلو جھگڑے پر اس کے شوہر حارث علی نے شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دیتا رہا؟

(ب) کیا اس واقعہ کی FIR درج کر لی گئی ہے اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت؟ کیا ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے نیز اس واقعہ کی اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! اس جدید دور میں جب ہمارے معاشرے میں پڑھے لکھے خواتین اور مرد موجود ہوں تو ایسے دور میں گھریلو تشدد کے واقعات ہونا بڑی alarming position ہے۔ پارلیمنٹ کے اندر ہم خواتین کی ہمیشہ سے ایک struggle رہی ہے کہ ہم خواتین کو ہراساں کرنے یا گھریلو تشدید سے اس قانون کے ذریعے روکا جائے لیکن اس کے اندر مسلسل ناکامی نظر آرہی ہے۔ یہ ایک عائشہ کی بات نہیں ہے پنجاب میں رہنے والی ایسی بہت ساری عائشہ موجود ہیں جو اس وقت گھریلو تشدد کا شکار ہو رہی ہیں۔ یہاں اسلام اس کی ممانعت کرتا ہے وہاں آئین پاکستان اور ہمارا قانون بھی منع کرتا ہے کہ آپ خاتون پر تشدد مت کریں لیکن مسلسل واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ پڑھے لکھے ہونے سے اس بات کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ آپ خواتین پر تشدد کریں۔ ہمیں یہ شعور عام کرنا پڑے گا، ہمیں اپنے قانون کو سخت کرنا پڑے گا اور ریاست کو ایکشن میں آنا پڑے گا۔ ہماری وزیر اعلیٰ بھی جب ایک خاتون ہے اور خواتین پر اس طرح گھریلو تشدد ہو تو کیا اب تک قانون کو حرکت میں نہیں آجانا چاہئے تھا؟ ہمیں اس پورے ایوان کو آگاہ کرنا چاہئے کہ آخر کار ایک پڑھے لکھے مرد نے ایک خاتون کو گھریلو تشدد کا شکار کیوں کیا؟ اور قانون کو بھی یہاں آکر یہ بتانا چاہئے کہ اس کے اوپر انہوں نے کیا عملدرآمد کیا کہ اُس خاتون کو کوئی سکیورٹی دی، انہوں نے اُس خاتون پر ہونے والے اس جبر پر کیا کارروائی کی، ملزم ابھی تک بھی دندناتا پھر رہا ہے لیکن اُس کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

جناب سپیکر: شکریہ۔I am referring it to Special Committee No. 1 اور محترمہ آپ بحیثیت محرک اس کمیٹی کی proceedings میں جائیں۔ یہ معاملہ کافی سنجیدہ ہے اور یہ گھریلو تشدد سے beyond بات ہے It is a very serious matter and it is a very serious criminal offence.

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جب تک کمیٹی میں یہ matter چلے گا تب تک عائشہ کو کم از کم پولیس کی طرف سے سکیورٹی ضرور دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، کمیٹی کے چیئرمین ensure کریں کہ اُنہیں protection ملے کیونکہ اُن کی life کو threat ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ اتنا اہم اجلاس ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اور یہ انتہائی افسوس کی بات کہ حزب اختلاف کی requisition پر session ہے اس پر public exchequer کے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور حزب اختلاف کا ایک بھی رکن ہاؤس میں نہیں ہے۔ 2 کروڑ 71 لاکھ روپیہ to a safe extent will go to these members جنہوں نے آج کے اجلاس کی requisition کی ہے and there is no quorum and no member, why to waste the national exchequer? 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں پھر دیکھتے ہیں۔

(اس مرحلے پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 5 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 33 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، کورم پورا نہ ہے۔ میں with the very serious offence to the proceedings of this House ایک طرف یہ mockery جو پہلے پورے سسٹم کی بن رہی تھی اب اس ہاؤس کی بھی ایک mockery بناتے ہوئے اسمبلی گیٹ کے باہر جعلی طریقے سے وہاں پر لوگوں کو جو گالیاں دینے کا ایک رواج ڈالا تھا، پھر اس کے بعد خود ہی ریکوزیشن دی۔ ایک process جس میں آپ الیکشن میں حصہ لے رہے ہیں، ایک process جس کے اندر آپ آ کے oath لے رہے ہیں اور اسی شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے حیرانگی اس بات پر ہے کہ اپوزیشن نے جو ریکوزیشن دی، یہ جانتے ہوئے کہ ایک دن کے اخراجات کروڑوں روپے ہیں اور آپ سب کے علم میں ہے کہ اس سے پہلے جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے consecutive marathon sessions میں ہم بیٹھے، گھنٹوں گھنٹوں ہم بیٹھے to the best of my ability sitting on this chair, I gave maximum opportunity and every privilege and right to the opposition members ہر لحاظ سے میں نے ان کا، اس بات کا کہ ان کو وقت ملنا چاہئے، ان کے بطور رکن اسمبلی حقوق کا تحفظ ہونا چاہئے and I want to be on record کہ پچھلے بجٹ سیشن میں جو ان کے agreement ہوئے اور جو inability Leader of Opposition to control his own party تو Leader of Opposition has to control the party and if he suggests کہ میرے کنٹرول میں نہیں ہے اور اپوزیشن ممبران سے آپ خود بات کریں۔ And after coming to a conclusion of an agreement then I would not allow in this Assembly as a Speaker that people should be abused on the floor of the House. In any case وہ جو اراکین یہاں پر موجود تھے، انہوں نے یہ ریکوزیشن دی اور وہ ریکوزیشن دینے کے بعد TA.DA لینے کی خاطر، یہ میرے پاس ایک لسٹ ہے جس میں 42 اراکین نے حاضری لگائی ہے to ensure کہ انہیں Travelling Allowance اور ان کو Daily allowance ملے۔ ان حاضری لگانے والے

اراکین میں اپوزیشن کے جو ریکوزیشن کے signatory بھی تھے ان میں تنویر اسلم صاحب، وقاص مان صاحب، چودھری اطہر مقبول، محترمہ فرزانہ خلیل، ملک فہد مسعود، فرخ جاوید، خیال کاسترو، احمد مجتبیٰ چودھری، امیر محمد خان، محمد احسن علی، محمد اسماعیل سیلا، جام فیصل جمیل، اقبال خٹک، سید اعجاز بخاری، اسد زمان چیمہ، رضی اللہ خان، محترمہ نادیہ کھر، نور شاہد، جام امان اللہ، سلمان شاہ، خالد ڈوگر، خواجہ صلاح الدین، داؤد خان جتوئی، محترمہ سونیا شاہ، ندیم صادق ڈوگر، شیخ شاہد جاوید، محمد اعظم چیلا، چودھری طارق گجر، حسن اقبال، تشکل عباس، محمد نعیم، رانا عبدالرزاق، حسن ذکاء، میجر سرور، احسن احسان گجر، حنبل ثناء کریمی، محترمہ زرناب شیر، سید رفعت محمود، یاسر قریشی، عزت جاوید خاں، شیر اکبر خاں اور کلیم اللہ خان شامل ہیں۔ ان سب معزز اراکین نے یہ تکلیف تو کی کہ آ کر اسمبلی کے Rolls کے اوپر اپنی attendance لگوادیں تا کہ Travelling Allowance جو بھی پانچ یا سات ہزار روپے ہے وہ انہیں ملے اور جو Daily Allowance ہے وہ بھی ملے۔ (شیم شیم)

Important ایجنڈا لاء اینڈ آرڈر اور Price Hike پر جو اپوزیشن کا ایک فرض منصبی ہے کہ حکومت کے سامنے ان نکات پر جو وہ سمجھتے ہیں کہ عوامی تکلیف کا باعث ہیں، ان پر تفصیل سے بات کریں اور اس اسمبلی کے floor سے وزیر صاحب اس کا جواب دے کر اس بات پر اس 14/12 کروڑ کی آبادی کے صوبے پر اپنی تفصیل بیان کریں کہ حکومت کی پالیسی ان تکالیف کو کم کرنے میں کیا ہو گی۔ And I take it with a serious offence کہ اسمبلی کے Rolls کے اوپر یہ attendants cheat کرنے کے لئے اور بے ایمانی کرنے کے لئے صرف TA.DA وصول کرنے کے لئے I would be seeking an advice from the Law department کہ وہ یہ advice within 24 hours اس آفس کے سامنے بھیجیں، سپیکر چیمبر میں کہ اگر ایک ریکوزیشن کے signatories اور وہ پارٹی جو کروڑوں روپے کے اخراجات کروا کر اجلاس کو convene کرائے، ایجنڈا fix کرائے اور اسمبلی میں نہ آئے، اس صورت میں یہ جو حکومت کے exchequer کو loss ہے کس طرح سے پورا کیا جا سکتا ہے اور یہ cheated TA,DA پر people need to be named and shamed چونکہ کورم پورا نہ ہے لہٰذا اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2024/78. Dated: July 23, 2024. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. **Monday, July 22, 2024** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

LAHORE **MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
Dated: July 22, 2024 **SPEAKER"**